وسطی ایشیا پر "وژن انٹر نیشنل" کی نظر

["وژن انٹر نیشنل" کے ڈاکٹر ہاورڈ ہارپر نے جریدہ "کرسچن ہیرالڈ" میں اپنی تنظیم "وژن انٹر نیشنل" کے کام کا تعارف کرایا ہے۔ ذیل میں ان کے مقالے کے چند اقتباسات ماہنامہ "فوکس" (لیسٹر) کے شکریے سے نقل کیے جاتے ہیں۔ مدیر]

برسوں پہلے ۱۹۶۶ء میں خداوند نے ہم پر افغانستان کے دروازے کھولے تھے، ہم نے وہاں آنکھوں کے ایک کلینک کی بنیاد رکھی جو مسلسل کام کر رہا ہے۔ کام شروع ہوئے سات سال گزرے تھے کہ مجھے مجبوراً افغانستان چھوڑنا پڑا لیکن افغانستان کے ساتھیوں کو الوداع کہنے سے پہلے خداوند نے مجھے باقی ماندہ وسطی ایشیا کے بارے میں جو اُس وقت کمیونزم کے نرغے میں تھا، واضح سوچ دی۔ میں دیکھ رہا تھا کہ ایک نہ ایک دن خداوند ہمارے لیے امراض چشم کے علاج سے متعلق دینی خدمت کے مواقع پیدا کرے گا اور اس کے ہزاروں خدّام وسطی ایشیا کے لوگوں کی خدمت کے لیے وہاں جا پہنچیں گے جو اُس کی محبت اور نجات بخش فضل کی گواہی دیں گے۔

وسطی ایشیا کی طویل اور ہیجان آمیز تاریخ میں پہلی مرتبہ اُس خطّے کے دروازے اُن لوگوں پر کُھلے ہیں جو جذبۂ خدمت سے سرشار ہیں اور رضائے الٰہی کے لیے کام کرنا چاہتے ہیں۔

مقاصد

"وژن انٹر نیشنل" کا صدر دفتر لندن کے نواح میں ہے اور وسطی ایشیا کے پانچ بڑے شہروں میں کام ہمارے پیش نظر ہے۔ یہ شہر بشکیک، یوللان باتور، تاشقند، دوشنبے اور گلگت ہیں۔ ہمارا مقصد تیرانہ سے یوللان باتور تک امراضِ چشم کے کلینک قائم کرنا ہے۔ ہر سال دو نئے "آئی کلینک" کھولے جائیں گے حتیٰ کہ دس کلینک بیک وقت کام کرنے لگیں گے۔

ہم موتیا بند اور آنکھوں کی دوسری بیماریوں کے لیے سرجری کے نئے طریقے، دیہی علاقوں کے لیے گشتی آئی کلینک، لوگوں کی بہتر صحت کے لیے پبلک ہیلتھ پروگرام (خاص طور پر صاف پانی کی فراہمی اور صفائی) شروع کریں گے، نیز نابینا افراد کی تعلیم اور اُن کی دیکھ بھال کے لیے اقدامات کریں گے جو وسطی ایشیا کے کئی علاقوں میں بُری طرح نظر انداز کیے گئے ہیں۔ ہم اپنے کارکنوں کے بچّوں

کے لیے جہاں ضروری ہوا، انگریزی اسکول بھی کھولیں گے۔

اس مقصد کے لیے ہمیں بہت سے مختلف قسم کے کارکن چاہییں اور یہ بات بعید از قیاس ہے کہ وسطی ایشیا میں بلائے جانے والے کسی شخص کو کام کا موقع نہ ملے۔ ہم کارکنوں کی بھرتی براہِ راست اپنے طور پر نہیں کرتے بلکہ یہ کام بہت سی مسیحی تنظیموں کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ ہم طویل میعاد کے لیے کام کرنے والے خواتین و حضرات کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ایک سال تک پورا وقت اُس لسانی گروہ کی زبان سیکھنے میں گزاریں جس کے درمیان انہیں کام کرنا ہے۔ اس سال دو "آئی کلینکوں" کا تعمیراتی کام شروع ہو رہا ہے، ایک کلینک ۲۰ لاکھ آبادی کے شہر تاشقند میں اور دوسرا پہاڑوں میں گھرے ہوئے شہر گلگت میں کام کرے گا جس کے گردونواح میں تقریباً تاشقند جتنی منتشر آبادی ہے۔ کارکنوں کی ایک جماعت زبان سیکھنے کے لیے تاشقند جا چکی ہے۔ انہوں نے نابینا لوگوں کے درمیان کام شروع کر دیا ہے اور وسطی ایشیا میں کارکنوں کے بچوں کے لیے پہلا مسیحی اسکول کام کرنے لگا ہے جس کا نام "ایورگرین سکول" رکھا گیا ہے۔

ایک اور خاندان دوشنبے میں کام کا آغاز کرنے کے لیے جا چکا ہے، نیز دو خاندان اور ایک نوجوان زبان سیکھنے کے لیے گلگت روانہ ہو گئے ہیں۔ ایک ڈاکٹر اور اس کی اہلیہ یوللن باتور جانے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

تیرہ سال سے میں اور میری اہلیہ اپنی تعطیلات کے دنوں میں آئی کلینکوں میں کام کرنے کے لیے گلگت جا رہے ہیں اور اکثر ہم بچوں کے ساتھ جاتے رہے ہیں۔ اس سال ہم ایک نئی جماعت کے ساتھ جائیں گے جو گلگت جانے کے لیے زبان سیکھ رہی ہے۔ ہم وہاں دو ہفتے مل کر کام کریں گے۔ اس سے پہلے ہم وسطی ایشیا میں اپنے اوّلین آئی کلینک کے لیے تاشقند جائیں گے۔ تاشقند ٹیم میں ہماری مدد کے لیے تین نرسیں اور دوسرے لوگ ہوں گے۔ ہمیں اُمید ہے کہ گلگت اور تاشقند میں سنگ بنیاد رکھنے کی تقریبات بھی ہوں گی۔

تعمیرات

گلگت کے آئی کلینک کی تعمیر کے لیے ہمارے پاس کافی رقم موجود تھی۔ اس کے لیے ہمارے پاس بہترین جگہ موجود ہے لیکن تاشقند کی عمارت کے لیے ہمارے پاس کچھ نہ تھا۔ میں جانتا تھا کہ خداوند کوئی سبب بنا دے گا اور اس نے چالیس ہزار پونڈ کی خطیر رقم کا انتظام کر دیا جس سے ہم تقریباً ایک سال کے اندر عمارت کا کام شروع کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ یہ مدد بروقت ملی اور ہم اس عنایت کے لیے اس کے شکر گزار ہیں۔

امریکہ سے ایک خاندان بحیرہ ارال کے علاقے میں پبلک ہیلتھ کے کام کی تیاری کے سلسلے میں لندن کے "ادارہ برائے مطالعہ و تحقیق امراضِ چشم" میں آنے والا ہے۔ وہاں ڈی - ڈی - ٹی اور دوسری زہریلی کیڑے مار دواؤں کے بے تحاشہ استعمال سے لوگوں کی صحت خراب ہو چکی ہے اور پینے کا پانی آلودہ ہو گیا ہے۔ ہم صاف پانی کی فراہمی اور دوسرے ذریعوں سے مقامی لوگوں کی مدد کے طریقوں پر غور کریں گے۔

اس وقت مواقع بہت زیادہ ہیں اور میں اپنے آپ کو ایک ایسے بچے کی طرح محسوس کرتا ہوں جسے مٹھائی کی دکان کی چابی دے دی گئی ہے اور اُسے اجازت ہے کہ جو چاہے لے لے۔

ہمیں اپنی دعاؤں میں شریک کیجیے۔ ہمیں موزوں طور پر کام چلانے کے لیے ہر مقام کے لیے ۲۵ کارکن، وسطی ایشیا میں ایک بین الاقوامی ڈائریکٹر اور یہاں لندن میں ایک منتظم کی ضرورت ہے۔ ہمیں ایک ریٹائرڈ اکاونٹنٹ / بینکر / وکیل کی ضرورت ہے جو ہماری آمد و خرچ کا حساب رکھے اور ہوم آفس سے متعلق اُمور انجام دے۔

اس چیلنج سے نبٹنے کے لیے آنکھوں کے پانچ غیر ملکی ڈاکٹر اور کلینک میں ان غیر ملکی ڈاکٹروں سے تربیت لے کر ان کے ساتھ کام کرنے کے لیے تین مقامی ڈاکٹر درکار ہیں۔ (ترجمہ: شاہد فاروق)